

13319-روح ڈالے جانے کے بعد اسقاط حمل کروانا

سوال

پانچویں مہینہ میں اسقاط حمل کا حکم کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

فقہاء مذاہب اسلامیہ کا اتفاق ہے کہ بچے کو روح ڈالے جانے کے بعد قتل کرنا حرام ہے (یعنی حمل کے ایک سو بیس روز گزرنے کے بعد) اور اسے کسی بھی حالت میں قتل کرنا جائز نہیں، لیکن اس صورت میں کہ حمل رہنے کی حالت میں ماں کی زندگی ختم ہونے کا خدشہ ہو تو جائز ہے۔

اور روح ڈالے جانے سے قبل اسقاط حمل میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے، لیکن روح ڈالے جانے کے بعد سب فقہاء کرام متفق ہیں کہ وہ ایک انسان کی شکل اختیار کر چکا ہے جسے احترام اور تکریم حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور یقیناً ہم نے اولاد آدم کو بڑی عزت و تکریم سے نوازا﴾۔ الاسراء (70)

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا:

﴿جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد پھانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا، اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے، اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا﴾۔ المائدہ (32)۔

روح ڈالے جانے کے بعد اسقاط حمل کی حرمت میں فقہ مالکیہ کے فقیہ ابن جزئی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اجماع نقل کرتے ہوئے کہا ہے:

جب رحم منیٰ کو اپنے اندر قبض کر لے تو اسے کوئی نقصان پہنچانا جائز نہیں، اور جب بچہ کی شکل و صورت بنا شروع ہو جائے تو اور بھی زیادہ شدید ناجائز ہے، اور جب اس میں روح ڈالی دی جائے تو اس کے عدم جواز میں اور بھی شدت آجاتی ہے کیونکہ بالاجماع یہ قتل نفس ہے۔

دیکھیں: القوانین الفقهیہ صفحہ (141)۔

اور اسی طرح نخیۃ المحتاج میں بھی ہے کہ:

اور روح ڈالے جانے کا قرب بھی اسقاط حمل کی تحریم کو قوی کر دیتا ہے کیونکہ یہ جرم ہے، پھر جب وہ آدمی کی شکل و صورت اختیار کر لے اور وہ قبولیت تک پہنچ جائے تو دیت واجب ہوگی

دیکھیں: نخیۃ المحتاج (442/8)۔

اور البحر الرائق کے مولف کہتے ہیں کہ:

جس جنین کی کچھ شکل و صورت واضح ہوگئی ہو وہ بچہ شمار ہوگا۔

اور البنا یہ کے مولف کہتے ہیں :

(جب جنین کی کچھ شکل و صورت واضح ہو چکی ہو تو اس اے درپے ہونا جائز نہیں، اور جب لوتھڑے اور خون سے تمیز ہو جائے تو وہ ایک جان بن چکا ہے، اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ بالاجماع اور نص قرآنی کے ساتھ نفس و جان کی حرمت کی دیکھ بھال ہوگی)

تو اس طرح ہیں ہمارے لیے یہ واضح ہوتا ہے کہ جنین میں روح پیدا ہونے کے بعد اسقاط ایسا جرم ہے جس کا مرتکب ہونا جائز نہیں، لیکن انتہائی شدید ضرورت کے پیش نظر جو یقینی ضرورت ہونا کہ متوہمہ، اور پھر جب اس ضرورت کا ثبوت بھی مل جائے، وہ اس طرح کہ جب جنین کو باقی رکھنا ماں کی زندگی کے لیے خطرہ ہو تو اسقاط حمل جائز ہوگا۔

لیکن یہ یاد رکھیں کہ موجود دور میں جدید وسائل اور میڈیکل تحقیقات کی بنا پر ماں کی زندگی بچانا ممکن ہو چکا ہے لیکن بہت ہی ایسے نادر حالات ہیں جن میں ایسا ممکن نہیں ہوتا۔